36375 ـ والد كى بيوى نے ايك بچى كو دودھ پلايا تو كيا وہ ان كى بہن بن جائيگى ؟

سوال

ميرے والد نے ماضى ميں ايك عورت سے شادى كى اور اس سے اولاد بھى ہوئى، اس عورت نے ايك بچى كو بطور شفقت دودھ پلايا جو اس كى رشتہ دار نہ تھى اور بعد ميں وہ عورت فوت بھى ہو گئى، تو كيا ہم اس لڑكى كے رضاعى بھائى ہونگے حالانكہ اس لڑكى كے والد نے اسے ہم سے پردہ كرنے كا كہا ہے اور ہمارے سامنے آنے سے منع كر ديا ہے، ليكن اگر شرعى فتوى مل جائے تو پھر نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس عورت نے لڑكى كو پانچ معلوم رضاعت دو برس ہونے سے قبل (يعنى دودھ پينے كى عمر ميں) دودھ پلايا ہے تو يہ لڑكى اس كى اور اس كے خاوند جس كا دودھ تھا كى رضاعى لڑكى بن گئى ـ اور وہ آپ كا والد ہے ـ اور اس عورت كى سارى اولاد اور اس خاوند سے يا دوسرے سے وہ اس لڑكى كے رضاعى بہن بھائى بن جائينگے، اور اسى طرح خاوند جو كہ دودھ والا تھا كى سارى اولاد چاہے وہ دودھ پلانے والى عورت سے ہو يا كسى دوسرى بيوى سے وہ بھى اس لڑكى كے رضاعى بہن بھائى بن جائينگے.

لہذا تم اور تمہارے باپ كى كسى بھى بيوى كى اولاد سب اس لڑكى كے رضاعى بہن بھائى ہيں.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب عورت كسى بچے كو پانچ معلوم رضاعت يا اس سے زيادہ دو برس كى عمر ميں دودھ پلائے تو دودھ پينے والا بچہ اس كا اور اس كے خاوند كا رضاعى بيٹا بن جائيگا، اور اس عورت اور اس كے خاوند دودھ والے كى سارى اولاد اس دودھ پينے والے بچے كے رضاعى بہن بھائى ہونگے، چاہے وہ دودھ پلانے والى عورت سے ہوں يا دوسرى بيوى سے، اور اس عورت كے بھائى بچے كے رضاعى ماموں ہوئے، اور دودھ والے خاوند كے بھائى بچے كے رضاعى چچا ہوئے، اور عورت كا باپ بچے كا رضاعى نانا، اور خاوند كا باپ بچے كا رضاعى دادا بن گيا، اور اس كى ماں بچے كى رضاعى دادى بن جائيگى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا سورۃ النساء ميں محرم عورتوں كے متعلق فرمان ہے:

اور تمہارى مائيں جنہوں نے تمہيں دودھ پلايا ہے اور تمہارى رضاعى بہنيں النساء (23).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت سے وہی کچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رضاعت صرف دو برس کی عمر میں ہے "

اور اس لیے بھی کہ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سےمروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضاعت نازل ہوئیں جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو امر یہی تھا "

اسے ان الفاظ میں ترمذی نےروایت کیا ہے، اور اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے. انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 333).

اور رضاعت کی تعریف کیا ہے اس کی تفصیل سوال نمبر (27280) میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .